Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم:۔ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱۰/

۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۶ | ۲۱ تبلیغ ۱۳۳۲ھ ش ـ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۴۵

نہر سویز کا علاقہ خالی کرانے کے لئے قاہرہ میں آج بات چیت شروع ہو رہی ہے

آئندہ دو ماہ کے اندر اندر برطانوی فوج کی تین بٹالینیں سویز کے علاقے سے چلی جائیں گی؟

قاہرہ ۲۰ فروری۔ نہر سویز کا علاقہ برطانوی فوجوں سے خالی کرانے کے لئے کل قاہرہ میں بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ پہلے اس سلسلے میں مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب اور برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن کی ملاقات ہوگی۔ جس میں مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی بھی شریک ہوں گے۔ سر رالف سٹیونسن سویز کے علاقے میں برطانوی فوجوں کے کمانڈر انچیف سے وہاں کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے ان دنوں سویز گئے ہوئے ہیں۔ وہ جنرل نجیب سے بات چیت کرنے کے سلسلے میں آج قاہرہ واپس پہنچنے والے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ برطانوی سفیر کو کل کی ملاقات میں ایک ابتدائی مراسلہ دیا جائے گا۔ جو حکومت مصر کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت پر مشتمل ہوگا۔ سویز کے علاقہ کے برطانوی کمانڈر انچیف جنرل رابرٹسن نے کل اعلیٰ فوجی حکام کی ایک کانفرنس طلب کی تھی۔ جس میں سویز کے علاقے سے برطانوی فوجوں کی واپسی کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ اس کانفرنس کی تمام کارروائی خفیہ رکھی گئی ہے۔ تاہم ایک خبر رساں ایجنسی نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ دو ماہ کے اندر اندر برطانوی فوج کی تین بٹالینیں وہاں سے چلی جائیں گی۔

مصر پر اب تک ایک کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کر چکی ہے

مقبوضہ کشمیر میں ایک لاکھ غیر مسلم آباد کرنیکا فیصلہ

سری نگر ۲۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبد اللہ کی حکومت نے ریاست میں ایک لاکھ ہندوؤں اور سکھوں کی آباد کاری پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ حکومت ہند نے پچھلے دنوں شیخ عبد اللہ کو لکھا تھا۔ کہ ایک لاکھ ہندوؤں اور سکھوں کو ریاست میں آباد کرنے کا فوراً انتظام کیا جائے۔ یہ لوگ زیادہ تر مشرقی پنجاب اور پٹیالہ وغیرہ سے بھیجے جائیں گے۔ ایک اطلاع کے مطابق شیخ عبد اللہ کی حکومت غیر مسلموں کی آباد کاری پر

نبیوں کے سردار رسولوں کے فخر محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کے زندہ نبی ہیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلۂ احمدیہ

”جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا تعالیٰ کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔“
(سراج منیر صفحہ ۷۲)

”ہندوستان نے نہری پانی بند نہیں کیا ہے؟“

انڈین پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو کا اعلان

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ ہندوستان نے پاکستان کو نہری پانی دینا بند کر دیا ہے۔ آج انہوں نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ نہروں میں خشک سالی کی وجہ سے پانی کم ہوا ہے۔ ہندوستان پاکستان کو برابر پانی دے رہا ہے اور جب تک عالمی بنک کی وساطت سے دونوں حکومتوں کے درمیان بات چیت جاری ہے۔ ہندوستان برابر پانی دیتا رہے گا۔

لاہور میں یوم مصلح موعود کی تقریب

لاہور ۲۰ فروری۔ آج جماعت احمدیہ لاہور اور احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج ہال میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم محمد سعید احمد صاحب سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن نے تقریر کی جس میں آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم سعید احمد صاحب کے بعد جناب صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے پیشگوئی کے اس حصہ کی وضاحت کی جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس کا ظہور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ مکرم جناب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور نے پیشگوئی کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر روشنی ڈالی (باقی صفحہ پر)

واہگہ سرحد پر ہندوستانی چوکی کو چند گز پیچھے ہٹا دیا جائے گا

لاہور ۲۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ واہگہ سرحد پر ہندوستانی چوکی کو چند گز پیچھے ہٹا دیا جائے گا۔ لاہور اور جالندھر ڈویژن کے کمشنر اس امر پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس فیصلے پر عمل دونوں حکومتوں کی منظوری کے بعد ہوگا۔ حکومت پاکستان کا کہنا تھا۔ کہ ہندوستان کی چوکی پاکستانی علاقے میں واقع ہے۔ یہ بات کل کے اجلاس میں ہندوستانی وفد نے مان لی ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ فروری۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تا حال کمزوری ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۰ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عام صحت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مصری فوجی وفد کی لاہور میں مصروفیات

لاہور ۲۰ فروری۔ مصر کا فوجی وفد جو آج کل پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ آج میجر کرنل احمد توفیق البحیری کی قیادت میں راولپنڈی سے لاہور پہنچا۔ گورنر پنجاب اور لاہور ایریا کے آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل محمد اعظم خاں کے نمائندوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ لاہور پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی وفد کے ارکان نے میجر جنرل محمد اعظم خاں سے ملاقات کی۔ بعد میں وہ لاہور کے تاریخی مقامات دیکھنے گئے۔ آج وہ ایک دعوت میں بھی شریک ہوئے۔ جو ان کے اعزاز میں لاہور گیریزن کی طرف سے دی گئی تھی۔ اس دعوت میں میجر جنرل محمد اعظم نے وفد کو احمد شاہ ابدالی کی توپ زمزمہ کا ایک نمونہ پیش کیا۔ سہ پہر کو وفد نے ایک عصرانہ میں شرکت کی۔ جو وفد کے اعزاز میں حکومت پنجاب کی طرف سے ترتیب دیا گیا تھا۔

علماء سے مسٹر نور الامین کی اپیل

ڈھاکہ ۲۰ فروری۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے آج جمیعۃ المدرسین کی سالانہ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ ترقی کی طرف ایک ٹھوس قدم ہے۔ انہوں نے علماء سے اپیل کی۔ کہ وہ لوگوں کو اسلام کا صحیح مفہوم سمجھائیں۔ اور ان کی زندگیاں اسلامی بنانے میں ان کی مدد کریں۔ وزیر اعلیٰ نے اس امر پر بھی زور دیا۔ کہ یونیورسٹی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی مدرسوں کے طریق تعلیم کو بھی ترقی دینا از حد ضروری ہے۔

امریکہ میں کپاس کی پیداوار میں اضافہ

زیر کاشت رقبہ میں کمی کرنے کی تجویز

واشنگٹن ۲۰ فروری۔ امریکی وزیر زراعت نے ملک کے کاشتکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ کپاس کے رقبہ میں ۱۸ فی صدی کمی کر دیں۔ ورنہ انہیں کم قیمتوں پر کپاس فروخت کرنی پڑے گی۔ وزیر زراعت نے کہا ہے۔ کہ گزشتہ دو سال میں امریکہ میں اتنی کپاس پیدا ہوئی ہے۔ کہ ملکی ضروریات پوری کرنے اور غیر ملکوں کو برآمد کرنے کے بعد بھی آئندہ کے لئے محفوظ ذخیرے قائم کئے جا سکتے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ع۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جماعتیں آپس میں مشورہ کریں اور غور کریں کہ انہیں کیا کیا خطرات پیش آسکتے ہیں اور اُن کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے

نوٹ:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ فروری کو خطبہ جمعہ میں احباب کے لئے جو اہم ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ ان کا ایک حصہ افادہ احباب کے لئے پھر شائع کیا جاتا ہے (ادارہ)

"جب اور جہاں یہ خطبہ پہنچے۔ جماعت فوراً اجلاس بلائے۔ اور مشورہ کرے کہ ان کیلئے کیا کیا خطرات ممکن ہیں اور ان کے کیا علاج انہوں نے تجویز کرنے ہیں اور پھر جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے اور ان کے پاس اتنا روپیہ ہو۔ کہ مرکز میں آدمی بھجوا سکے وہ مرکز میں آدمی بھجوائے جو مقامی تجاویز لاکر

نظارت امور عامہ سے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ

کرے۔ ممکن ہے۔ بعض مشورے ایسے ہوں جن کی اطلاع حکومت تک پہنچانی مقصود ہو۔ یا لٹریچر کی اشاعت مقصود ہو تو اس کے متعلق نظارت امور عامہ اور دعوت و تبلیغ ہی مفید مشورے دے سکتے ہیں اور مقامی حالات کو لوکل جماعتیں ہی صحیح طور پر سمجھ سکتی ہیں۔ اس لئے مرکز کا یہ ہدایت دینا کہ تم یوں کرو۔ بعض اوقات فضول سی بات ہو جاتی ہے۔ جماعتیں پہلے آپس میں مشورہ کریں اور اسباب پر غور کریں کہ انہیں کیا کیا خطرہ پیش آسکتا ہے اور اس کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جائے کہ جن لوگوں سے خطرہ ہے انہیں وہاں کیا اہمیت حاصل ہے۔ اور ان کی جرأت اور دلیری کی کیا حالت ہے۔ ان کے اندر

قربانی کا جذبہ

کس حد تک پایا جاتا ہے۔ پھر آیا وہاں کے حکام دیانتدار ہیں اور وہ اس فتنہ کو دبانے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ پھر حکام اگر دیانتدار بھی ہوں اور وہ فتنہ کو دبانے پر آمادہ بھی ہوں۔ تو بعض اوقات کچھ کمزوری باقی رہ جاتی ہے یا ہو سکتا ہے کہ وہ حکام فتنہ کو دبانے پر آمادہ نہ ہوں تو اس صورت میں اگر کوئی شورش ہوئی تو کیا جماعت طاقت رکھتی ہے کہ اس شورش کا مقابلہ کرے۔ اور پھر اس مقابلہ کے لئے انہوں نے کیا سکیم تیار کی ہے۔ یہ باتیں ہیں جن پر غور کرنا ضروری ہے۔

بہر حال تم سمجھ لو کہ کسی احمدی نے اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا تمہارے لئے اپنے گاؤں یا اپنے شہر میں اچانک [illegible] نے ہوئے مارے جانا۔ تمہارے وہاں سے آجانے سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے اگر کسی [illegible] نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ تو ہمیں اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہوگی۔ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے اتنی تعداد میں قتل ہونے کی وجہ یہی تھی۔ کہ انہوں نے اپنی جگہوں کو چھوڑ دیا۔ اگر وہ میری بات مان لیتے اور اپنی جگہوں کو نہ چھوڑتے تو اس قدر قتل و غارت نہ ہوتی۔ بیشک بعد میں امن ہو جانے پر ہجرت کر لیتے۔ ہجرت ہم نے بھی کی۔ لیکن چونکہ ہم نے قادیان کو فتنہ کے وقت چھوڑا نہیں اس لئے ہم امن ہونے پر خیریت سے یہاں آگئے۔

پس یاد رکھو کہ اگر آپ لوگوں نے اپنی جگہ چھوڑیں تو ہمیں آپ سے کوئی ہمدردی نہیں ہوگی یہ نہیں کہ تم اپنی جگہ چھوڑ کر یہاں آجاؤ اور پھر دریافت کرو کہ اب ہم کیا کریں اگر ایسا ہؤا تو ہم یہی کہیں گے کہ جس شخص کے مشورہ پر تم نے یہ فعل کیا ہے اسی سے اب بھی مشورہ لو۔ ہم تو صرف ایک بات جانتے ہیں کہ

مومن منتظم ہوتا ہے .....

جماعتوں کے نمائندے خود آئیں۔ اور ناظر صاحب امور عامہ اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سے مشورہ کریں۔ اور پھر اس مشورہ پر عمل کریں۔ اور دعائیں کریں یاد رکھو اگر تم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو تمہیں یقین رکھنا چاہیے کہ

احمدیت خدا تعالیٰ کی قائم کی ہوئی ہے

مودودی۔ احراری اور انکے ساتھی اگر احمدیت سے ٹکرائیں گے تو ان کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو پہاڑ سے ٹکراتا ہے۔ اگر یہ لوگ جیت گئے تو ہم جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق

میں مکرر احباب کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ یہ فتنہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کے لئے بھی ویسا ہی خطرناک ہے۔ جیسا ہمارے لئے، اس لئے انہیں بھی جہاں جہاں وہ ہوں مشورہ کریں اور

اپنی حفاظت کی سکیم

میں ان کو بھی شامل کریں اور ان کی حفاظت بھی پورے اخلاص اور جذبہ سے کریں۔ خدا تعالیٰ آپکے ساتھ ہو

سنہالیز زبان کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک گذشتہ رؤیا کی تصدیق

از مکرم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ربوہ

۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کے "الفضل" میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک رؤیا سنہالیز زبان کے متعلق شائع ہؤا تھا۔ جس کے الفاظ یہ تھے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے رؤیا میں دیکھا کہ کوئی تحریر میرے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اور اس میں یہ ذکر ہے کہ ہمارے سلسلہ کا لٹریچر سنہالیز زبان میں بھی شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور اس کے نتائج اچھے نکلیں گے۔ میں خواب میں کہتا ہوں کہ سنگھالیز زبان تو ہے یہ سنہالیز کیوں لکھا ہے۔ پھر میں سوچتا ہوں کہ سنہالیز کونسی زبان ہے۔ تو میرا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ شاید یہ ملائی زبان کی کوئی قسم ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

اس کے بعد اسی رؤیا کے متعلق حضور فرماتے ہیں

"عجیب بات یہ ہے کہ دوسرے ہی دن سیلون کے کسی نوجوان کا خط آیا کہ ہمارے ملک میں جو مبلغ آتے ہیں وہ انگریزی دان ہونے چاہئیں کیونکہ یہاں انگریزی کا رواج ہے حتیٰ کہ گو نام کے طور پر ہماری زبان سنگھالی کہلاتی ہے۔ لیکن درحقیقت انگریزی زبان کو سمجھنے والے لوگ زیادہ ہیں۔ اور ہمارے مبلغ سنگھالی سیکھ کر آتے ہیں۔ انگریزی اچھی نہیں جانتے اور اسی زبان میں لٹریچر شائع ہوتا ہے میں نے سمجھ لیا کہ وہی خواب والا مضمون اس میں آیا ہے۔ چنانچہ میں نے ان کو لکھا کہ اب انگریزی کی وسعت کو آپ ختم سمجھئے۔ سنگھالی ترقی کرے گی اور اس میں ہمارا لٹریچر مفید ہوگا۔ کیونکہ یہی مجھے آج رؤیا میں بتایا گیا ہے اور آپ کے خط نے وہ مضمون میرے سامنے کر دیا ہے" (الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ رؤیا ۱۷ دسمبر ۱۹۵۲ء کو لکھوایا تھا۔ جو ۲۴ دسمبر کے "الفضل" میں شائع ہؤا۔ اس کے ایک ہی ماہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے اس رؤیا کی تصدیق یوں ہو گئی۔ کہ ۲۹ جنوری ۱۹۵۳ء کو ہمارے سیلون کے مبلغ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کا ایک خط موصول ہؤا جو انہوں نے وہاں سے ۲۳ جنوری کو لکھا تھا اس میں انہوں نے حضور کے اس رؤیا کے پورا ہونے کے متعلق ذکر کیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ حضور کو جس بات کا علم دیا تھا۔ وہی درحقیقت صحیح اور درست تھا۔ اور آئندہ بھی وہی کچھ ہونے والا ہے۔ جس کی رؤیا میں خبر دی گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مکرم مولوی صاحب موصوف اپنے مفصل خط میں لکھتے ہیں:۔

"رؤیا میں زبان کا نام سنہالیز بتایا گیا ہے۔ سیلون کے بدھوں (اصل باشندوں) کی زبان کا اصل نام سنہالیز (SINHALESE) ہی ہے۔ لکھتے وقت بھی وہ سنہالیز میں ہ کا ہی استعمال کرتے ہیں۔

س ن ہ ل

۱ ۲ ۳ ۴

اس میں صرف ۳ ہ ہے۔) مگر غیر لوگ تلفظ کی سہولت کی خاطر سنگلی کہتے ہیں اور ہم بھی لکھتے وقت اسی کو استعمال کرتے ہیں گویا حضور کی خواب میں سیلون کی زبان سنہالیز کا ہی ذکر ہے۔"

اور اس کے بعد جس طرح رؤیا میں اس زبان کی ترقی کی طرف اشارہ تھا اور رؤیا کی تفہیم میں حضور نے اس کا ذکر بھی فرما دیا تھا۔ اس کے متعلق مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"آزادی کے بعد سیلون گورنمنٹ نے بھی اپنی مادری زبان (سنہالیز) کو اہمیت دینی شروع کر دی ہے اور اس سال سے تمام گورنمنٹ سکولوں میں بھی ذریعہ تعلیم یہی زبان ہو گئی ہے گو ابھی تک اقلیت (ہندو مسلم) کی زبان تامل کو بھی یہی حیثیت حاصل ہے۔ یعنی ان میں سے کوئی ایک زبان منتخب کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اہل ملک کی اکثریت اور گورنمنٹ کے اس طرز عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ اب سنہالیز کو ہی وسعت دیں گے۔ اور تامل ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح گورنمنٹ نے سکولوں میں مذہبی تعلیم بھی لازمی قرار دی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مذہبی زبان کیوجہ سے بھی انگریزی کی بجائے سیلون کی اکثریت اپنی اصلی زبان سنہالیز کو ہی پسند کریگی جس میں

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھئے)

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۵۲ء

فساد برپا کرنے کی تلقین

(۱)

پاک پنجاب کے طول وعرض خاصکر لاہور اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں احراری مودودیے اور بعض علمائے کرام جس طرح کا تخریبی اور شر انگیز پروپیگنڈا کر رہے ہیں. حکومت اس سے بے خبر نہیں ہے. جو اشتعال انگیز تقریریں چند روز ہوئے لاہور میں علما کی مجلس عمل کے پبلک جلسوں میں ہوئیں گذشتہ سوموار کو لاہور میں جس طرح ہڑتال کرائی گئی - اور دہلی دروازہ میں احراری مولویوں نے جس انداز کی باتیں کہیں. اور پھر ان باتوں کو جس طرح مسلم لیگی اخبار زمیندار. احراری اخبار "آزاد" اور مودودیہ اخبار "تسنیم" میں اچھالا گیا. اور ملک بھر میں فتنہ وفساد برپا کرنے کے ارادے جس بے باکی اور دیدہ دلیری سے ظاہر کئے گئے. جن باغیانہ جذبات کا مظاہرہ کیا گیا. جس طرح احمدیوں کی تخویف وترہیب کی گئی. اور حکومت کو للکارا گیا. ایسا امر نہیں ہے کہ کسی مہذب ملک کا تصور نظم ونسق اسکو برداشت کر سکے.

ملک کے شرفا اور بہی خواہان پاکستان حیرت زدہ ہیں. کہ وہ اختر علی خاں جو کسی افسر کے گوشۂ چشم کی خفیف سی حرکت سے اپنی ٹوپی اتار کر پاؤں پر رکھ دیتا ہے. آج فتنہ وفساد کا سرخیل بنا ہوا ہے اور پاکستان کے سب سے بڑے افسر کی ٹوپی کو اپنے پاؤں تلے روند رہا ہے. اور اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں کہ تو کیا کر رہا ہے. کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

"زمیندار" "آزاد" اور "تسنیم" ملک میں انارکی اور فتنہ وفساد برپا کرنے کی تلقین کھلم کھلا کر رہے ہیں. مگر نہ تو پریس ایکٹ نہ کوئی اور ملکی قانون ایسا ہے. جو ان کی زبان بندی کر سکے. دنیا کے پردہ پر شاید کوئی ایسا ملک نہیں ہو گا. جس میں آزادی تقریر وتحریر کا یہ مفہوم لیا جاتا ہو. کہ جو لوگ چاہیں ملک میں قتل وغارت اور انارکی پھیلانے کی کھلم کھلا دھمکیاں دے سکتے ہیں. اور ایک نہایت وفادار جماعت کی اس طرح تخویف وترہیب کر سکتے ہیں. اور حکومت سے اپنے جائز وناجائز مطالبات منوانے کے لئے غیر مبہم الفاظ میں بغاوت کا اعلان کر سکتے ہیں؟

حکومت جانتی ہے کہ اگر وہ چاہے تو ایک لمحہ میں اس خطرناک سوراخ کو جس سے آتشیں لاوا نکل نکل کر چاروں طرف بہ رہا ہے وہ بند کر سکتی ہے. اور شاید وہ اسی وجہ سے خاموش ہے کہ وہ جب چاہے گی ایسا کر لے گی. مگر یہ ایک نہایت خطرناک کھیل ہے. بے شک وہ جب چاہے لاوا اگلنے والے سوراخ کو بند کر سکتی ہے. مگر سوچنا چاہیئے کہ جو لاوا اس سے نکل کر چاروں طرف بہ رہا ہے. اس کو سمیٹ کر پھر سوراخ میں واپس بند کرنا اتنا آسان نہیں ہے. اور نہ یہ ممکن ہے. کہ جو نقصان اس سے پہنچ رہا ہے. اس کی تلافی مافات کبھی ہو سکے؛

اگر آسانی سے یہ سوراخ بند ہو سکتا ہے اور اسکو بند نہیں کیا جاتا - اور اسے نقصان کرنے دیا جاتا ہے. اس خیال سے کہ جب چاہیں گے اسے بند کر دیں گے. تو اس سے بڑی غلطی ممکن نہیں. اس کا تو مطلب یہ ہو گا. کہ ہم خود چاہتے ہیں کہ نقصان ہوتا رہے. اگر ہم اسکو آسانی سے بند کر سکتے ہیں. اور بند نہیں کرتے. تو یہ تو سراسر ہمارا قصور ہو گا.

(۲)

اگر آپ "آزاد". "تسنیم" اور "زمیندار" اخبار اٹھا کر پڑھیں تو آپ دیکھیں گے. کہ یہ اسلام کے دعویدار کس طرح ملک میں فساد وفتنہ برپا کرنے کے لئے عوام کو اکسا رہے ہیں. کس نہ کسی مولانا کا اشتعال انگیز بیان یا تقریر آپ کو ملے گی. جس کے الفاظ اس قسم کے ہوتے ہیں. جیسا کہ آج کے "زمیندار" میں مولوی اسلام الدین ایم. ایل. اے. کے بیان میں ملتے ہیں. مثلاً آپ فرماتے ہیں.

"میں اور میرے ساتھی تحفظ ختم نبوت کے لئے دار ورسن کو چومنے کے لئے تیار ہیں"

پوچھا جائے کہ حضرت مولانا کون ہے جو آپ کے لئے دار ورسن لئے کھڑا ہے. اور آپ کونسا ایسا کام کرنا چاہتے ہیں کہ آپ قابل دار ورسن قرار پائے ہیں؟ کیا ان الفاظ سے ثابت نہیں ہوتا. کہ آپ "لاقانونی" کے مرتکب ہونا چاہتے ہیں. ورنہ آپ کو دار ورسن کیوں نظر آنے لگے مگر حیرانی ہے کہ یہی صاحب ایک سانس میں یہ بھی فرماتے ہیں.

"میں چاہتا ہوں کہ ایسے موقعہ پر مسلمانوں کو بھی انتباہ کر دوں. کہ مرزائی ان کے اس مقدس جدوجہد کو ناکام بنانے کے لئے اشتعال انگیزی کی کوشش کرینگے. مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے مواقع کی اشتعال انگیزی پر افروختہ ہو کر قانون کو اپنے ہاتھ میں ہرگز نہ لیں."

بھیڑیئے اور بکری والی بات ہے. کیا اس سے بڑھ کر ستم ظریفی کوئی ہو سکتی ہے. "مرزائی" اور اشتعال انگیزی؟ کتنا عجیب خیال ہے. کیا دنیا اتنی ہی بے سمجھ ہے. کہ مولویوں کی اشتعال انگیزی کے باوجود احمدیوں کے ہمیشہ پر امن کردار کو دیکھتے ہوئے بھی یہ خیال کر لے گی کہ مولوی اسلام الدین نے سولہ آنے ٹھیک بات کہی ہے. بندہ پرور کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ملک میں فتنہ وفساد برپا کرنا چاہتے ہیں. اور اس لئے آپ دار ورسن کی بھی پروا نہیں کرتے.

ذرا پھر سوچئے جب آپ تو اشتعال انگیزی نہیں کرتے. اور لاقانونی کر کے قانون اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں. تو پھر آپ کو دار ورسن کو چومنے کا کیوں اس قدر اشتیاق ہے. کیا اس کے صاف معنے یہ نہیں کہ آپ دراصل تو لوگوں کو یہ تلقین کرتے ہیں. کہ ملک میں فتنہ وفساد برپا کرو. اور دار ورسن کی بھی پرواہ نہ کرو؛

آخر میں ہم شرفا سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ کب تک ملک میں اس بدامنی کی تلقین کو برداشت کرتے رہیں گے. کیا یہ لوگ غنڈہ گردی کو شہ نہیں دے رہے؟ خیال کیجئے کہ اگر ایک دفعہ شہر اور ملک میں غنڈہ گردی کا دور دورہ ہو گیا. تو اس کا کیا انجام ہو گا؟

اس لئے کیا یہ وقت نہیں ہے کہ قوم کے شریف بیدار ہوں. اور اس سانپ کا سر سوراخ سے نکلنے سے پہلے ہی کچل کر رکھ دیں. یاد رکھیئے اس وقت آپ اس فتنہ کا سدباب کر سکتے ہیں. البتہ شریفوں کو جرأت مندی سے کام لینے کی ضرورت ہے؛

مجاہدین تحریک جدید کیلئے خوشخبری

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے. ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے. اور وُہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں. وُہ لوگ جو پُورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں. اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں. اور خدا سے انعام پاویں"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رسالہ الوصیت)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ضروری ارشاد

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے.

(حضرت امیر المومنین)

ہم نے اپنے امانت داروں کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا ہے. کہ جو صاحب تحریک جدید کا کسی قسم کا روپیہ بھی بھیجنا چاہیں. وہ اپنے قریب کے کوآپریٹو بنک میں روپیہ جمع کرا کر جینیٹ کوآپریٹو بنک پر ہمارے نام کا ڈرافٹ لے کر ہمیں بھیجدیں. ہم ان کے حساب میں روپیہ جمع کرا کر رسید ان کو بھیجدیں گے. (افسر امانت تحریک جدید)

ڈائرکٹری تاجر صاحبان

احمدی تاجروں کی ایک ڈائرکٹری تیار کرنے کی تجویز پیش ہے. اس لئے ہر ایک دوست سے (خصوصاً تاجر صاحبان سے) درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے احمدی تاجروں کے نام اور پتہ اور کاروبار کی نوعیت سے مجھے جلد سے جلد اطلاع دے. تجارت خواہ کسی قسم کی ہو. اور خواہ کسی جگہ کی ہو. مشرقی پاکستان اور غیر ممالک کے دوست بھی توجہ فرمائیں.

(ناظر امور عامہ ربوہ)

شذرات

غریبوں کے غمخوار

ایک خبر ہے کہ اشتراکی ممالک یو۔ این۔ او کے ان منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے چندہ دینے سے انکار کر رہے ہیں۔ جو دنیا کے فلاکت زدہ انسانوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں میں بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ کے تحت جاری شدہ منصوبے اور عرب مہاجرین کی امداد کے منصوبے شامل ہیں۔

اس ایک "حادثہ" سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ غریبوں کے غمخوار۔ اشتراکی ممالک۔ انسانی خدمت کا کتنا جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو روس اور اس کے ہم خیال ممالک پر نظریں جما کر انسانیت کے عروج و رفعت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ **انہیں اس خبر سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔**

دشمنوں سے بچایئے

"زمیندار" رقمطراز ہے:۔

"زمیندار نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ عوام اور حکومت کو آپس میں متصادم ہونے سے روکے لیکن مرزائیوں کے معاملے میں اس نے جس بے رحمی اور بے التفاتی کا ثبوت ہے۔ اس نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ ہم مجلس عمل کے فیصلہ کا خیر مقدم کریں"۔

(۲۸ جنوری ۱۹۵۳ء)

مولانا داؤد غزنوی نے گجرانوالہ میں فرمایا:۔

"جو لوگ تشدد کی تلقین کرتے ہیں۔ وہ ہم میں سے نہیں بلکہ ہمارے دشمن ہیں جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی قسم کے تشدد کے ذریعہ وہ فتنہ' مرزائیت کا استیصال کریں گے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ شیدائیوں اور جانثاروں کی کمی مرزائیوں میں بھی نہیں"

"اگر خدانخواستہ یہاں تشدد اور دہشت انگیزی کا دور شروع ہو گیا تو نہ صرف حکومت بلکہ مملکت پاکستان بھی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گی"۔

(زمیندار ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ہم مولانا داؤد سے عرض کریں گے کہ اگر آپ مملکت پاکستان کو مصیبت میں گرفتار ہونے سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو **"تحریک ختم نبوت" کو اس کے "دشمنوں" سے بچایئے**:۔

"مرزا محمود کی دعا"

تاج الدین انصاری نے موچی دروازہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"ہم نے کراچی میں قرارداد الٹی میٹم کی صورت میں منظور کیا ہے۔ اس کا براہ راست تعلق مرکزی حکومت سے ہو گا"۔ (زمیندار ۳ فروری ۱۹۵۳ء)

انہی صاحب نے تین سال قبل ملتان میں کہا

"آج جس مقام پر ہم کھڑے ہیں، مرزا محمود کی انتہائی کوشش یہ ہے کہ اگر اس کے بس میں ہوتا۔ اس کی دعاؤں میں کچھ اثر ہوتا۔ تو وہ ضرور یہ کر گزرتا۔ کہ احرار پاکستان سے الجھ جائیں۔ اور اگر میں آج یہ اعلان کر دوں۔ کہ ہم مسلم لیگ اور حکومت دونوں کے مخالف ہیں۔ تو مرزا محمود کے وارے نیارے ہیں۔ وہ یہی چاہتے ہیں"۔ (آزاد ملتان کانفرنس نمبر)

انصاری صاحب بتایئے کہ "مرزا محمود (ایدہ اللہ) کی دعاؤں نے آپ کی زبانوں سے وہی اعلان جاری کروا دیا۔ جس کے اظہار کے لئے آپ کی زبانوں پر مہر سکوت لگی ہوئی تھی۔ مگر دلوں میں سازشیں پرورش پا رہی تھیں:۔

مودودی صاحب اور مسئلہ جہاد

ہفت روزہ عادل کے مدیر شبیر نے مودودی صاحب کی سوانح حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ مودودی صاحب سب سے پہلے عالم ہیں۔ جنہوں نے جہاد اسلامی کی حقیقی تعلیم بغیر کسی معذرت کے پیش کی ہے۔

مولانا مودودی صاحب مسئلہ جہاد کی یہ تعبیر کیا کرتے تھے کہ

"عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی سب سے پہلے اس کو اسلامی حکومت کے زیر نگین کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں **بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم** شروع کر دیا"۔ (الجہاد فی الاسلام ص ۲۹)

مگر جولائی ۱۹۵۱ء میں جب بھارتی فوجیں پاکستان کی سرحد پر جمع ہو گئیں۔ اور پنڈت نہرو نے اس کا محرک یہ پیش کیا کہ پاکستانی مسلمان جہاد کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ تو مودودی صاحب نے فوراً جواب دیا۔ کہ:۔

"کسی ملک کے لیے یہ طریق کار نہ شریفانہ ہے نہ معقول کہ وہ اپنے ہمسایہ ملک کے ساتھ اپنے معاملات کا فیصلہ باہمی گفت و شنید اور بین الاقوامی توسط سے کرنے کی بجائے فوجی دباؤ اور جنگ کے ذریعہ سے کوشش کی جائے۔

اس رواج کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں انسانیت کی بجائے درندگی اور بہیمیت کا دور دورہ ہو"

"ہم اپنے کسی ہمسائے کے امن اور سلامتی پر یا اس کے جائز حقوق پر دست درازی کے قائل نہیں"۔

(کوثر ۲۱ جولائی ۱۹۵۱ء)

کیا مودودی صاحب "جہاد" کی آڑ میں اسلام کی پیشانی پر بہیمیت اور درندگی کا داغ نہیں لگا رہے؟

خدا کا تصور

بخاری صاحب نے کہا ہے۔

"غلام احمد نے خدا کا جو تصور پیش کیا ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ اسلام کے دامن پر ایک داغ لگانے کی مذموم سعی ہے۔ بلکہ خداوند قدوس کی مقدس ہستی کو بھی داغدار کرنے کی ناپاک کوشش ہے" (آزاد ۳ جنوری ۱۹۵۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ یہ تمہارا خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو وہ تمہارے ہر قدم پر تمہارا مددگار ہے"۔ (کشتی نوح)

وہ کونسی قلم ہے جو خدائے قدوس کے خوبصورت اور حسین چہرہ کا نقشہ ایسے دلکش اور پیارے الفاظ میں کھینچ سکے:

تصرف الٰہی

مولانا ابو الحسنات نے موچی دروازہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دستوری سفارشات پر غور کرتے ہوئے ملک کے گوشہ گوشہ سے اس قسم کی آوازیں بلند ہوگئیں کہ مولوی کو پکڑلو یہ ملا ہے۔ دستوری معاملہ میں ملا کو دخل دینے کی مطلق اجازت نہ دی جائے۔ ہم نے بھی اپنی عزت افزائی پر غور کیا۔ اور آخر اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ محض ایڈوائزری بورڈ کے ممبر بن جانے سے معاملہ حل نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہم نے اختلافی نوٹ کے ساتھ اس ایڈوائزری بورڈ میں شرکت سے انکار کر دیا"

(زمیندار ۳ فروری ۱۹۵۳ء)

کیا یہ حیرت انگیز تصرف الٰہی نہیں کہ "علمائے کرام" احمدیوں کو دستور اسلامی میں اقلیت قرار دینے کے لئے اٹھے تھے۔ **مگر خود ہی "اقلیت" بن کر بیٹھ گئے؟**

مولانا نے یہ بھی کہا ہے کہ

"اگر یہ اسلامی ملک ہے اور اس کا آئین اسلامی ہو گا۔ تو میں ملک کے گوشہ گوشہ تک یہ آواز پہنچا دینا چاہتا ہوں کہ علمائے کرام کو دستوری معاملہ میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"۔

(زمیندار ۳ فروری ۱۹۵۳ء)

"علمائے کرام" غور فرمائیں کہ اگر ملک کے گوشہ گوشہ کے مطالبہ کی ان کی نگاہ میں یہ حیثیت ہے۔ تو حکومت اور عوام ان کے شور و غوغا کو کیوں خاطر میں لانے لگے؟

نظامِ عالم سے ایک اہم سبق

(از احمد صادق محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا فرمائی ہے۔ اور اس میں یہ قابلیت رکھ دی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ دنیا کی مختلف اشیاء کو دیکھ کر ان سے ایک نتیجہ اخذ کر کے ایک کارآمد سبق حاصل کر سکے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے چاند سورج اور ستارے وغیرہ پیدا کر کے ان پر بار بار غور و فکر کرنے کا حکم نہایت تاکید کے ساتھ فرمایا ہے تا ہمیں ان سے سبق حاصل ہو

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وسیع کارخانہ عالم ایک نہایت حکیمانہ قانون کے ماتحت چل رہا ہے جس میں کسی قسم کا نقص نہیں پایا جاتا۔ مثلاً اجرامِ فلکی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں نہایت خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہا ہے۔ کوئی اپنے کام میں کسی قسم کی نہ کمی کرتا ہے نہ زیادتی۔ بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مفوضہ کام کو اپنے اپنے دائرہ عمل میں پایہ تکمیل پہنچا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کارخانہ عالم میں کسی قسم کی خرابی نہیں پیدا ہوتی اور اس کے تمام پرزے ایک نہایت مکمل نظام میں پروئے ہونے کا ایک شاندار منظاہرہ پیش کر رہے ہیں۔ جس سے بنی نوع انسان اپنے لئے سبق اخذ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان۔ والسماء رفعھا ووضع المیزان۔ الّا تطغوا فی المیزان واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان

یعنی سورج اور چاند ایک حساب سے چلنے والے ہیں اور بیل بوٹے اور درخت ان کے قانون کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور اس سورج اور چاند والے نظام کے اوپر ایک اور نظام قائم ہے اور اس کو بھی ایک میزان کے تابع رکھا گیا ہے اور ایک معین اور مقررہ قانون کا پابند کر دیا گیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ نظام ارضی کو نظام شمسی کے تابع کیا گیا ہے۔ مگر پھر نظامِ شمسی نظام کے ماتحت ہے جو اس سے بھی بالا اور وسیع تر ہے۔

پس ہمارے قادرِ مطلق خدا کے عجائبات میں سے یہ حیرت انگیز نظامِ عالم کا عجوبہ ہمارے سامنے ہے۔ ہماری عقل اس سے سبق حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس وسیع و کامل نظام کی غرض و غایت بیان کر کے ہمیں یہ سبق بھی بتا دیا ہے جو ہمیں اس سے حاصل کرنا چاہیے فرمایا الّا تطغوا فی المیزان واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان کہ تم میزان میں زیادتی اور تجاوز سے کام نہ لو اور انصاف کے ساتھ وزن کو قائم رکھو اور وزن میں کوئی کمی نہ کرو۔ یہاں میزان سے مراد انسانی اعمال کا میزان ہے نہ کہ تمام اشیاء کے تولنے کا میزان ہے۔ کیونکہ سورہ رحمٰن جس کی یہ آیات ہیں کے شروع میں اور ان آیات سے معاً پہلے قرآن کریم کی آمد کا ذکر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے آنے کی اصل غرض صرف تولنے کے متعلق ہدایات دینا نہیں بلکہ انسانی اعمال کی اصلاح اور انسان کو صحیح نظریہ حیات اور ضابطہ عمل قائم کرنا ہے۔ پھر یہ بھی کہ نظام عالم جس کا ذکر پہلے ہے اور ماپنے کے ترازو میں کوئی جوڑ نظر نہیں آتا پس یہاں میزان سے مراد اعمال کا میزان ہے۔

پس ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نظامِ عالم کو اس لئے پیدا فرمایا ہے کہ بنی نوع انسان اس سے ایک اہم سبق حاصل کریں اور وہ یہ کہ جس طرح نظام عالم کی کامیابی کا انحصار تین باتوں پر ہے . . . .

. . . . اسی طرح انسانی نظام کی کامیابی کا دارومدار بھی انہی تین امور پر مبنی ہے یعنی اول یہ کہ کوئی فرد اپنے مفوضہ کام سے تجاوز نہ کرے اور دوسرے کے دائرہ عمل میں نہ داخل ہو دوم یہ کہ ہر فرد اپنے مفوضہ کام کو پوری طرح ادا کرے۔ سوم یہ کہ کوئی فرد اپنی ادائیگی فرائض میں کسی قسم کی کمی نہ کرے۔

ہم ذرا غور کریں تو یہ ایک سربستہ حقیقت نظر آتی ہے کہ یہ تینوں اصول عمارتِ نظامِ انسانی کی تعمیر و تحکیم کیلئے ناگزیر ہیں۔ ان میں سے ایک کے فقدان سے کبھی نظام قائم نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا انہدام لازمی و ناگزیر ہے جس طرح کہ نظام عالم کی وسیع و حیرت انگیز مشین جو انہی تینوں پر رواں دواں ہے ان میں کسی ایک کی خرابی سے درہم برہم ہو کر رہ جائے۔

چنانچہ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نظام زندگی کی بے مثال کامیابی کے اسباب میں یہی تین اصول بطور اصل کے نظر آتے ہیں جن پر گامزن ہو کر انہوں نے اس دائمی نظام زندگی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کل بنی نوع انسان کیلئے مقرر ہو کر آیا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے احکام کو بغیر کسی کمی اور بیشی کے عملی جامہ پہنایا اور باحسن وجوہ اس کی تعمیل کی جس کی وجہ سے آج تاریخ عالم میں اگر کوئی جماعت نظر آتی ہے تو وہ صحابہ کرامؓ کی مبارک جماعت ہے جس نے سب سے بڑھ کر ایک کامل نظام کی کامل پابندی کا مظاہرہ کیا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت نے بھی ایک نظام سے وابستگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ مگر ان کی پابندیٔ نظام میں وہ جھلک نظر نہیں آتی جو صحابہؓ کے اندر نظر آتی ہے۔ وجہ اس کی یہی تھی کہ وہ صحابہ کی طرح ان بنیادی اصولوں کی پابندی نہیں کر سکے تھے۔ چنانچہ ان کی پابندیٔ نظام کا یہ حال تھا کہ جب خدا تعالیٰ نے ان کو مصر سے نکال کر فرعون کے ظلم و استبداد سے نجات دلائی تو اس کے بعد اس نے ان کو جنگل و بیابان میں رکھ کر ایک نظام کی پابندی کرانا چاہا جو انہی کے فائدہ کے لئے تھا۔ یعنی تا ان میں آزادی شعور اور جفاکشی کی روح پیدا ہو۔ مگر وہ اپنی بدقسمتی سے اس خدا کے قائم کردہ نظام کو کامیاب نہیں بنا سکے۔ کچھ عرصہ بعد وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے لن نصبر علیٰ طعام واحد فادع لنا ربک الآیۃ کہ اے موسیٰ! ہم اب ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے تو اپنے رب سے دعا کر کہ وہ ہمارے لئے وہ تمام اناج اور سبزیاں مہیا کرے جو زمین اگایا کرتی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں فرمایا کہ کیا تم اس اعلیٰ نظام کو ترک کر کے ایک ادنیٰ چیز (یعنی کھیتی باڑی) کی طرف جھکا گئے ہو۔ یعنی تمہارے سپرد تو یہ کام کیا گیا تھا کہ تم یہاں رہ کر ایک کھانے پر گزارہ و قناعت کرو (جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں کہ لن نصبر علیٰ طعام واحد) اور اس طریق پر زندگی بسر کرو کہ تمہارے اندر وہ روح پیدا ہو جائے کہ جس کے نتیجہ میں تم بادشاہت حاصل کر سکو۔ مگر تم ہو کہ اپنے مفوضہ کام کی طرف توجہ دینے اور اسے پوری طرح نبھانے کی بجائے ایک ایسے کام میں ہاتھ ڈال رہے ہو جو تمہارے اصل مقصد کے حصول میں روک بنے گا۔ کیونکہ کھیتی باڑی سپاہیانہ روح پیدا کرنے میں مانع ہے پس ہمارے اس نظام میں اس کی گنجائش نہیں ہے اس کے لئے کسی شہر میں جاؤ جہاں تمہیں اپنی طلب کردہ چیز حاصل ہو جائے گی جسے تمہارا اختیار کرنا اس نظام کو درہم برہم کرنے کے مترادف ہے

اس کے مقابلہ میں ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی جماعت کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک اپنے مفوضہ کام کو پوری طرح نبھانے والا پاتے ہیں۔ چنانچہ جب کفار کا ظلم و ستم انتہا کو جا پہنچا اور وہ اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے ان پیارے بندوں نے اس کے حکم کے ماتحت مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اس طرح مدینہ میں پہلی مرتبہ سب مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مضبوطی کے لئے ان کے درمیان یہ نظام قائم فرمایا کہ آپ نے دو دو آدمیوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ اور اس طرح مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم ہوا۔ اور ہر فرد پر ایک بھائی ہونے کے فرائض عاید ہوئے۔ دنیا اچھی طرح جانتی ہے کہ ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک فرد نے اس خوبی اور اس شان سے اپنے اپنے مفوضہ کام کو نبھایا اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں دکھائی کہ تاریخ عالم اس کی کوئی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے شکوہ و شکایات کا پیدا ہونا تو کجا۔ انصار نے اپنی جائدادیں اپنے مہاجر بھائیوں کے درمیان تقسیم کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اور طرہ یہ کہ جن کے پاس ایک سے زائد بیویاں تھیں ان میں سے ایک کو طلاق دے کر اپنے اس بھائی سے نکاح کرنے پر اصرار کیا جو بغیر بیوی کے تھا۔ اور پھر مہاجر بھائی بھی ایسے تھے کہ انہوں نے اپنے انصار بھائیوں کے لئے بوجھ بننا قطعاً پسند نہیں کیا۔ انہوں نے جلد ہی محنت مزدوری سے اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنا لیا اور اپنے بھائیوں کی بھی پوری پوری مدد کرنی شروع کر دی۔ یہ تو صرف ایک روشن مثال ہے۔ اس بات کی کہ صحابہ کرامؓ اپنے معاشرتی نظام کو کامیاب بنانے کے لئے ان اصولوں پر کس طرح گامزن تھے جو نظامِ عالم کی کامیابی کے ضامن ہیں۔ یعنی ہر فرد اپنے مفوضہ کام کو پوری طرح پایۂ تکمیل کو پہنچاتے اور اپنے کام میں کوئی کمی نہ کرتے۔ علاوہ ازیں صحابہؓ کی زندگیاں ایسے ہی اور لاتعداد درہائے یگانہ سے منور ہیں کہ جو ان کے نظام کی درخشندگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

پس انہی تین اصولوں پر مسلمانوں کے نظام کا مستحکم اور ناقابلِ تسخیر قلعہ تیار ہوا تھا۔ جسے عرب کے جنگجو قبائل کیا قیصر و کسریٰ کی پرغرور افواج بھی ہلا نہ سکیں۔ اگر بعد میں مسلمانوں کے نظام میں خرابی پیدا ہوئی تو وہ ان کی اپنی ہی وجہ سے ہوئی غیروں کی وجہ سے نہیں۔ جبکہ انہوں نے خود نظامِ عالم کے اس زریں سبق کو بھلا دیا کہ الّا تطغوا فی المیزان واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان۔ جبکہ ہر ایک اپنے فرائض کی ادائیگی میں سست ہو گیا (الا ماشاء اللہ) اور عملی قوت میں فتور آ گیا۔ اور بعد ازاں امت میں ان علماء کی کثرت ہونی شروع ہوئی جو اپنا کام (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) سرانجام دینے کی بجائے ملکی سیاسیات میں کود پڑے۔ یا جاہ و دولت و اقتدار کے حصول کے لئے اپنا فرض چھوڑ کر مختلف دنیاوی امور میں دخل دیا۔ یا اگر کوئی مصلح امت کی اصلاح و بہبودی کے لئے کھڑا ہوا تو اس کے کام میں دخل دیا تا وہ بھی اپنے کام میں ناکام رہے اور ایسے تمام بزرگوں کی مخالفت پر ایسی کمر باندھی کہ ان میں سے بعضوں کا قتل عام بھی کرا کے رکھ دیا اور امت میں فساد برپا کرا دیا اور اس طرح صحابہؓ کی جانفشانی سے جو قلعہ تیار ہوا تھا اس میں اپنی اس غلطی کی وجہ سے یعنی اپنے فرائض کو بھول کر دوسروں کے کام میں دخل دینا یا اپنے فرائض سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے کہ "ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے" مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں فرماتیں

لہٰذا

بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظر بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ اور عہدہ داران جماعت

احباب کو علم ہوگا کہ سالہائے گذشتہ میں ہمارے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد تیس پینتیس ہزار کے لگ بھگ ہوتی تھی۔ اور اس موقعہ پر اخراجات عام طور پر ستر ہزار روپیہ سے تجاوز کر جایا کرتے تھے۔ امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد پچاس ہزار تک پہنچ گئی۔ جس سے اخراجات کا بڑھ جانا یقینی امر تھا۔ اس سال کے لئے چندہ جلسہ سالانہ ۹۰۰۰۰ روپیہ تجویز کیا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتوں نے یہ بجٹ بھی اب تک پورا نہیں کیا۔ چنانچہ ۵ار فروری ۵۳ء تک چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں صرف ۴۶۰۰۰ روپیہ وصول ہوا ہے۔ گویا کہ مقابلہ بجٹ ۴۴۰۰۰ روپیہ کی کمی ہے۔ جسے بہرصورت جماعتوں نے ہی پورا کرنا ہے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو عموماً اور عہدہ داران کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات کو پورا کرنے کی سعی بلیغ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

کیا آپ نے انیسویں ۱۹ سال کا وعدہ کر دیا؟

(۱) "خدا تعالیٰ اپنی قبولیت اور اپنا دست محبت تمہاری طرف بڑھاتا ہے۔ وہ تمہیں اپنی محبت اور پیار کی بشارت دیتا ہے۔ پس تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے فرائض کو ادا کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں اور برکتیں تمہیں ملتی ہیں۔ تم انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل کرو۔"

(۲) "ایسا وقت بہت کم آتا ہے۔ اور مبارک ہوتے ہیں وہ لوگ جو ایسے زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں یہی لوگ نحوست سے دور اور خدا تعالیٰ کی جنت کے زیادہ قریب ہوتے ہیں"

(۳) "خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو یہ کہا ہے۔ کہ اس دن جنت قریب کر دی جائے گی۔ اس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ ایسی جماعت کھڑی کر دے گا۔ جو دین کی خدمت کرے گی۔ اور نہ صرف یہ کہ اسے خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔ اسے جھاڑیں پڑیں گی۔ اسے گالیاں دی جائیں گی۔ دنیا اسے دھتکار دے گی۔ کہ وہ کیوں خدا تعالیٰ کی ہو گئی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے دین کی کیوں خدمت کر رہی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر خدا تعالیٰ اسے قبول کرے گا"

(۴) "پس تم ان وقتوں کی قدر کرو۔ اور اپنے لئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر لو۔ تا خدا تعالیٰ کے سامنے بھی سرخرو ہو جاؤ۔ اور آئندہ نسلوں کے سامنے بھی تمہارا نام عزت سے لیا جائے"

اگر آپ نے ابھی تک وعدہ انیسویں سال کا نہیں بھیجا۔ تو یہ نوٹ پڑھ کر سب سے پہلا کام یہ کریں۔ کہ اپنا وعدہ لکھ کر حضور میں ارسال کریں۔ اور پھر اسے جلد سے جلد ادا کریں۔ تا آپ کا نام انیس سالہ جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کے رجسٹر میں محفوظ کر دیا جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء

مورخہ ۳، ۴، ۵ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی چونتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۳ تا ۵ شہادت ۱۳۳۲ھش مطابق ۳ تا ۵ اپریل ۱۹۵۳ء جمعہ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ولادت

آج بتاریخ ۱۷ فروری پونے دس بجے صبح اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عقیلہ رکھا ہے۔ اس وقت میرے چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ تیسرا لڑکا ۲۰ر فروری [illegible] کو اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا فرمایا تھا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بشیر الدین رکھا اور اس کی ولادت سے میرا ایک خواب پورا ہوا تھا۔ جو میں نے لندن میں دیکھا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے تین لڑکے عطا فرمائے گا۔ چنانچہ لندن سے واپسی کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے تین ہی لڑکے عطا فرمائے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور انہیں ہر قسم کی روحانی اور مادی نعمتوں سے نوازے۔ آمین (جلال الدین شمس از ربوہ)

دعوۃ الامیر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لاجواب تصنیف جو آپ نے امیر امان اللہ خان کے لئے اس زمانہ میں بطور اتمام حجت تحریر فرمائی تھی۔ جب وہ افغانستان کے بادشاہ تھے۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شرف قبولیت بخشا ہے۔ کہ یہ متعدد بار شائع کی گئی ہے۔ اب اس کا چوتھا ایڈیشن طبع ہوا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت ایسے دلکش اور دلنشیں پیرایہ میں بیان کی گئی ہے۔ کہ پڑھنے والے کا دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سرور کائنات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی جو علامات بیان فرمائی تھیں۔ ان کا ذکر اس کتاب میں بالتفصیل کیا گیا ہے۔ غرضیکہ یہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ ذی مقدرت احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی بکثرت اشاعت کر کے انعامات الہٰیہ کے مستحق بنیں۔ قیمت اعلیٰ سفید کاغذ چار روپے ۴/-/- مجلد -/۵ عام کاغذ -/۳ مجلد -/۴ سلسلہ احمدیہ کی دوسری کتب بھی اس صیغہ سے طلب فرمائیں۔

(ملنے کا پتہ :- بکڈپو تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ ربوہ)

تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۵ر نومبر ۱۹۲۶ء میں فرمایا:

"جس طرح کوئی فوج ایسی نہیں ہوتی۔ کہ جس میں تمام افسر ہی افسر ہوں۔ اور دشمن سے لڑ کر فتح پائیں۔ اسی طرح کوئی سلسلہ ترقی نہیں کر سکتا۔ جس کا سارا کام علماء کے سپرد ہو۔ اور شریعت نے تبلیغ کا کام علماء کے سپرد ہی نہیں کیا۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر اس آیت میں سب کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور یہ نہیں کہا کہ صرف علماء لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ بلکہ یہ کہا۔ کہ تم سب دنیا کے فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس ہر ایک وہ شخص جو اسلام قبول کرتا ہے۔ اور دوسرے الفاظ میں یہ کہ ہر ایک وہ شخص جو احمدیت کو قبول کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کرے۔ کیونکہ کوئی سلسلہ ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کی تبلیغی کوشش کا انحصار صرف علماء پر ہی ہو۔ علماء کا کام ہی اور ہے۔ اور وہ افسروں اور راہنماؤں کا کام دے سکتے ہیں" (بحوالہ الفضل خطبہ ۵ر نومبر ۱۹۲۶ء)

پس احمدی احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کو بغور پڑھیں اور تبلیغ کے متعلق اپنے فرائض کو ادا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے وقت اور کرایہ نامہ

نرخ نامہ اشتہارات

اشتہار کی جگہ	انگریزی ایڈیشن: دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	انگریزی ایڈیشن: یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر	اردو ایڈیشن: دونوں شمارے اپریل اور اکتوبر	اردو ایڈیشن: یا ایک شمارہ اپریل یا اکتوبر
دوسرا کور پورا صفحہ	۱۰۰۰ روپے	۵۵۰ روپے	۷۵۰ روپے	۴۰۰ روپے
دوسرا کور نصف صفحہ	″ ۵۵۰	″ ۳۰۰	″ ۴۰۰	″ ۲۵۰
تیسرا کور پورا صفحہ	″ ۷۰۰	″ ۳۷۵	″ ۵۰۰	″ ۳۰۰
تیسرا کور نصف صفحہ	″ ۳۷۵	″ ۲۰۰	″ ۲۷۵	″ ۱۷۵
چوتھا کور پورا صفحہ	″ ۱۰۰۰	″ ۵۵۰	″ ۷۵۰	″ ۴۰۰
چوتھا کور نصف صفحہ	″ ۵۵۰	″ ۳۰۰	″ ۴۰۰	″ ۲۵۰
عام صفحہ پورا	″ ۲۷۵	″ ۱۵۰	″ ۲۰۰	″ ۱۲۵
عام صفحہ نصف	″ ۱۵۰	″ ۸۵	″ ۱۰۰	″ ۶۵
دوسرے کور کے مقابل کا صفحہ، نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نقشہ کی دوسری طرف؛ Fly leaf کے سامنے کا صفحہ، این ڈبلیو آر کے نقشہ کی دوسری طرف	=	″ ۳۰۰	=	″ ۲۷۵

(ا) ایک سطر کا اشتہار ایک صفحہ پر -/۱۰ روپے

(ب) ایک سطر کا اشتہار دو صفحات پر -/۱۸ روپے

(ج) ایک سطر کا اشتہار تین صفحات پر -/۲۴ روپے

(د) ایک سطر کا اشتہار چار صفحات پر -/۲۸ روپے

(ہ) ایک سطر کا اشتہار پانچ صفحات پر -/۳۰ روپے + -/۳ ہر زائد سطر کے لئے

نوٹ:- انگریزی اور اردو ایڈیشنوں میں ساتھ ساتھ اشتہار دینے کی صورت میں ۵ فی صدی مزید رعایت دی جاتی ہے۔ وقت اور کرایہ نامہ کے شائع شدہ صفحہ کا سائز "۸ × "۵ ہے۔

۵ فی صدی ٹیکس اشتہارات اور اجرت اشتہارات دونوں پیشگی ادا کرنے ہوں گے۔ ادائیگی اس دفتر کو نقد کرنی ضروری ہوگی۔ اگر چیک کے ذریعہ کی جائے تو چیک چیف کیشیر اور خزانچی نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام کا ہونا چاہیئے۔ اور اس دفتر میں بھیجا جائے۔

جنرل منیجر کمرشل پبلسٹی

ماہ مارچ ۱۹۵۳ء میں قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک قیمت اخبار میعاد کے اندر اندر دفتر اخبار الفضل لاہور میں پہنچا دیں کہ وی پی کی نوبت ہی نہ آئے۔ اور اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہوتا رہے ورنہ قیمت ختم ہونے پر اخبار ارسال خدمت نہ ہوگا۔

۲۴۴۲۰ - ڈاکٹر ایس نذیر صاحب - ۳ مارچ
۲۴۴۸۰ - بابو محمد خورشید صاحب ۳ ″
۲۰۹۷۵ - مولوی محمد ابراہیم صاحب —
۲۴۴۳۲ ام داؤد صاحب ۶ مارچ
۲۴۰۱۹ محمد احمد صاحب ۷ مارچ
۲۴۰۲۳ شیخ فضل حق صاحب ۱۱ مارچ
۲۳۶۸۷ - چوہدری سلطان علی صاحب ۴ مارچ
۲۳۹۴۵ قریشی مختار احمد صاحب ۴ ″
۲۴۷۱۹ - حکیم محمد ابراہیم صاحب ۴ ″
۲۴۷۲۴ محمد اکرم خان صاحب ۴ ″
۲۴۷۲۵ چوہدری عبد العزیز صاحب ۵ ″
۲۴۴۳۱ سلیم احمد صاحب ۵ ″
۲۴۴۳۶ محمد اشرف ۱۰ ″
۲۳۷۸۱ مرزا محمد شریف صاحب ۱۶ ″
۱۱۳۴۴ فتح محمد صاحب شرما ۷ ″
۱۳۰۶۴ میاں نواب الدین صاحب ۸ ″
۱۲۳۶۷ چوہدری مبشر احمد صاحب ۷ ″
۱۲۱۶۲ صاحبزادہ محمد طیب صاحب ۱۴ ″
۱۹۴۹۴ مرزا سیف اللہ صاحب ۷ ″
۲۱۸۲۹ چوہدری ظفر احمد صاحب ۵ ″
۲۳۲۹۸ ابو الفضل صاحب ۴ ″
۲۳۶۹۳ ملک عبد الجبار صاحب ۷ ″
۲۴۷۲۰ ملک محمد حنیف صاحب ۵ مارچ
۲۴۸۳۴ ماسٹر برکت علی صاحب ۷ ″
۲۴۸۷۴ چوہدری نقی صاحب ۵ ″
۲۳۳۷۵ جمعدار عبد الرحمن صاحب ۸ ″
۲۴۲۷۶ ملک نور محمد صاحب ۶ ″
۲۴۲۷۸ غلام محمد صاحب ۷ ″
۲۴۸۶۹ چوہدری عبد اللطیف صاحب ۷ ″
۲۴۸۸۱ خواجہ محکم الدین صاحب ۱۸ ″
۲۴۹۷۵ سید سردار احمد صاحب ۲۸ ″
۱۲۲۹۳ حکیم محمد یعقوب صاحب ۱۰ ″
۱۴۸۱۳ بابو محمد ضیاء اللہ صاحب ۱۱ ″
۲۴۸۰۲ شیخ دوست محمد صاحب ۱۰ ″
۲۳۶۱۸ ڈاکٹر فیاض حسین شاہ صاحب ۱۰ ″
۲۳۸۵۹ افتخار علی صاحب ۱۰ ″
۲۴۲۹۰ صدر خدام الاحمدیہ ۱۰ مارچ

۲۴۴۴۶ چوہدری سلطان علی صاحب ۱۲ مارچ
۲۴۷۳۷ سلیم الدین صاحب ۱۳ مارچ
۲۴۸۷۶ چوہدری حسن علی صاحب ۱۱ ″
۲۴۳۲۰ میر اللہ بخش صاحب ۱۰ مارچ
۲۴۸۴۱ محمد اسمٰعیل صاحب ۱۷ مارچ
۲۴۷۳۴ اقبال حسین صاحب ۱۳ ″
۲۴۸۸۵ چوہدری رشید احمد صاحب ۱۴ ″
۲۴۷۴۰ شمس الدین صاحب ۱۴ ″
۲۴۷۷۳ چوہدری نواب خان صاحب ۱۴ ″

(باقی)

درخواست دعا میرا نواسہ عزیزم منیر الدین ولد صاحب دین سیالکوٹ سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (فضل احمد قریشی)

"زکوٰۃ ان پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا" (نظارت بیت المال ربوہ)

حضرت خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم)

نہایت سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیں ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

عرب ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات استوار کرنے کے لئے اہم گفت و شنید

بیروت ۲۰ فروری۔ معلوم ہے کہ مشرق وسطی میں دنیائے عرب کے لیڈروں کے درمیان تمام شعبوں میں تعلقات مضبوط بنانے کی غرض سے بات چیت ہو رہی ہے۔ اور خاص طور پر عرب لیگ سے ان کے تعلق پر زور دیا جا رہا ہے ـــــ معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ لبنان کے صدر کامل شمعون ان مذاکرات میں اہم کردار انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے حال ہی میں سعودی عرب میں ایک ہفتہ قیام کر کے سلطان ابن سعود اور ولیعہد شہزادہ امیر سعود سے طویل گفت و شنید کی۔ آپ عنقریب دمشق بغداد اور قاہرہ جا رہے ہیں۔ دریں اثنا آپ شرق اردن کے وزیراعظم توفیق عبدالہدیٰ کے اعزاز میں دعوت دے رہے ہیں۔ وزیراعظم اردن یہاں کامل شمعون اور لبنانی کابینہ کے ارکان کے ساتھ سیاسی اور اقتصادی مسائل پر بات چیت بھی کر رہے ہیں۔

مقامی مبصرین اعلیٰ سطح پر عربوں کی ملاقاتوں کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں اور خاص طور پر ان مذاکرات کو بھی بہت اہم تصور کیا جا رہا ہے جو صدر شمعون مصر کے وزیراعظم جنرل محمد نجیب اور بغداد کے ارباب اختیار کے ساتھ جلد ہی کرنے والے ہیں۔ (اسٹار)

لبنان امریکہ سے مزید امداد طلب کریگا

بیروت ۲۰ فروری۔ لبنان کے وزیر اور قائمقام وزیر خارجہ سید جارج حکیم نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ لبنان امریکہ سے مزید اقتصادی اور مالی امداد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ لبنا صدر آئزن ہاور کے برسر اقتدار آنے کے بعد امریکہ کی موجودہ صورت حال سے سیاسی اور مادی طور پر زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ لبنان امریکہ کے ساتھ سیاسی تعلقات مضبوط کرے گا اور درخواست کرے گا کہ لبنان کو زیادہ مالی امداد بہم پہنچائی جائے (اسٹار)

شام و عراق کا نیا معاہدہ

دمشق ۲۰ فروری۔ شام کے وزیر خزانہ سید محمود سعید الزاعم نے بتایا ہے کہ عنقریب شام اور عراق کے درمیان ایک ایسے دوستانہ اور خیرسگالی کے معاہدے کی غرض سے بات چیت ہونی والی ہے جس میں نئے تعاون اور دونوں ملکوں کے مفادات کو ملحوظ رکھا جائے گا

آپ نے بتایا کہ میں ذاتی طور پر اس گفت و شنید کی نگرانی کروں گا۔ کیونکہ میں بڑی مضبوطی سے عربوں کے درمیان پرخلوص تعاون کا حامی ہوں۔ ایسے تعاون سے انفرادی طور پر اور مجموعی طور پر بھی تمام عرب ملکوں کا فائدہ ہے۔ (اسٹار)

۲ حاصل کرنے کے لئے انہیں کم از کم پرائمری تعلیم کا سرٹیفکیٹ پیش نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ فیصلہ صدر کامل شمعون کی صدارت میں کابینہ کی طرف سے کیا گیا ہے (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۲
سنہالیز زبان کے متعلق

ان تمام تر مذہبی لٹریچر ہے۔

مولوی صاحب موصوف کے اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف وہی بات درست ہے۔ جو حضور کو رویا میں بتائی گئی تھی۔ کہ سنگھالیز کا اصل نام سنہالیز ہے۔ بلکہ اس زبان کی آئندہ اہمیت کے متعلق بھی جو اشارہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی وہاں عملی رنگ میں سامان پیدا فرما رہا ہے۔ اور ایسے اسباب ہو رہے ہیں۔ جس سے یہ زبان اب وہاں کی دوسری زبانوں سے مقدم اور اہم سمجھی جائے۔ لیکن بایں ہمہ اس زبان میں ابھی تک اسلام کا کوئی لٹریچر نہیں پایا جاتا۔ چنانچہ حضور کا یہی رویا ہمارے سیلون کے مبلغ کے لئے محرک ہوا۔ اور انہوں نے اس بنا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک مختصر اور جامع تصنیف Some Teachings of Holy Prophet کو اس زبان میں ترجمہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے۔ کہ ان کی یہ کوشش جلد ہی کامیاب ہو کر اس رویا کے مزید شان سے پورا ہونے کا ثبوت ہوگی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی اس رویا کو مزید آب و تاب سے پورا کرے اور اللہ تعالیٰ کی جو مخفی در مخفی حکمتیں اور اسرار اس میں پوشیدہ ہیں انہیں اپنے دین کی سربلندی کے لئے ظاہر فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زبان کے جاننے والوں کو بھی سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا زندگی بخش پیغام پہنچا کر انہیں اسلام اور احمدیت کی پرامن اور پرسکون آغوش میں لاسکیں۔ نیز آئندہ بھی اللہ تعالیٰ حضور پرنور کے طفیل اپنے تازہ ترین نشانات کے ذریعہ ہمارے ایمان کی زیادتی اور روحانیت کی ترقی کے سامان بہم پہنچاتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

لبنان کی خواتین کو سیاسی حقوق ملگئے

بیروت ۲۰ فروری۔ لبنانی خواتین کو اب مردوں کے برابر مکمل سیاسی حقوق دیدیئے گئے ہیں اور ان حقوق کو

نظام عالم سے ایک اہم سبق بقیہ صفحہ ۵

تعدی کر کے دوسروں کے دائرہ عمل میں بھی قدم رکھنا جابجا شگاف پیدا کر دیئے۔ اور آخر وہ قلعہ کمزور ہوتے ہوتے صرف اس کی ٹوٹی ہوئی در و دیوار رہ گئی۔ تو اس کی درستگی اور پختگی اور اسے دوبارہ پر رونق بنانے کے لئے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے آکر سب ابتدائی مراحل طے کر کے اس قلعہ کو اپنی پہلی شکل میں کھڑا کر دیا۔ اور اب آپ کے خلفاء کے زمانہ میں انہی تین اصولوں پر دوبارہ وہ مستحکم قلعہ بن گیا ہے۔ جو اسی طرح ناقابل تسخیر ہے۔ جس طرح صحابہؓ کے زمانہ میں تھا۔

نظام عالم کا یہ سبق کہ "دوسرے کے کام میں دخل دیئے بغیر اپنے کام کو ہی سرانجام دو" اس کی اہمیت اس واقعہ سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ کہ جنگ اُحد کے موقعہ پر پچاس تیر انداز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے تاکیدی حکم سے ایک اہم درہ کی نگرانی پر متعین تھے۔ مسلمانوں کی فتح یابی اور دشمنوں کو فرار ہوتے دیکھ کر ان میں سے ایک معتدبہ حصے نے غلط فہمی سے یہ سمجھ لیا۔ کہ ہمارا فرض اب ادا ہو چکا ہے۔ سو وہ درہ کو خالی چھوڑ کر جہاد کے ثواب کے شوق میں تعاقب کرنے والے مسلمانوں کا ساتھ دینے کے لئے چلے گئے۔ یہی چیز ظاہرًا مسلمانوں کی فتح کو ایک قسم کی شکست کی صورت میں بدل دینے کا باعث ہوگئی۔ لیکن وہ چند ایک آدمی جنہوں نے ان کے بعد درے کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ صد قابل رشک ہستیاں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر اپنے مفوضہ کام کو پایہ تکمیل پہنچایا تھا۔ اگرچہ ان کی یہ قربانی اس وقت اس مشکل کو روک نہیں سکتی تھی۔ جو الٰہی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں پر پڑنے والی تھی۔ تا صحابہؓ کا عشق رسول اور جوش ایمان کے روح پرور مظاہرے ہوں۔ جن کے اظہار کے لئے مناسب موقعہ دیا گیا تھا۔ اور اس طرح یہ بھی عیاں ہوگیا۔ کہ صحابہؓ ایک نہایت مستحکم نظام پر قائم تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے نظام عالم کو پیدا فرما کر انسان کی عقل کو یہ رہنمائی بخشی ہے۔ کہ وہ بھی ان تینوں اصولوں کو اپنا کر اپنے نظام کو کامیاب اور مستحکم بنائیں۔ جس پر کہ نظام عالم کی کامیابی کا دار و مدار ہے۔

لیبیا عرب ممالک سے سفارتی تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے

قاہرہ ۲۰ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت لیبیا نے عرب ملکوں کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ مصر میں عراقی سفیر سید نجیب الراوی نے اعلان کیا ہے۔ کہ عراق لیبیا کی خواہش کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اور ہمیں یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے۔ کہ لیبیا نے سرکاری طور پر عرب لیگ کا رکن بننے کی درخواست بھی دے دی ہے۔ (اسٹار)

شامی کابینہ نے یرموک کا اقتصادی معاہدہ منظور کرلیا

دمشق ۲۰ فروری۔ یرموک پر پن بجلی اور آبپاشی کی سکیمیں جاری کرنے کا جو معاہدہ شام اور اردن کے مابین طے ہوا ہے۔ شام کابینہ وزارت نے اسے منظور کر لیا ہے۔ وزیر خزانہ سید محمد سعید الزاعم اور وزیر امور اقتصادیات سید منیر دیاب کو اقتصادی معاہدے پر اور سید توفیق ہارون کو یرموک کی سکیم کے معاہدے پر دستخط ثبت کرنے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ شام تقریبًا ۶ کروڑ ڈالر کی لاگت میں سے پانچ فی صد ادا کرے گا۔ اور اردن کے وزیراعظم سید توفیق عبدالہدیٰ نے بیروت جانے سے قبل بیان دیا کہ ان معاہدوں پر دستخط ہو جانے کے بعد شام اور اردن کے درمیان وسیع تعاون و اشتراک یقینی ہو جائے گا۔ (اسٹار)

شاہ اردن کا دورہ برطانیہ

لندن ۲۰ فروری۔ اردن کے بادشاہ حسین ۲۲ فروری کو برطانیہ کا دورہ شروع کرنے والے ہیں۔ اس کی تفصیلات یہ ہیں۔ کہ آپ انگلستان۔ سکاٹ لینڈ اور ویلز کا دورہ کر کے ٹینکوں۔ طیاروں۔ ہیلی کاپٹروں اور موٹر کاروں کو بنتے ہوئے دیکھیں گے۔ (اسٹار)

جاپان سے پاکستان کا تجارتی معاہدہ

ٹوکیو ۲۰ فروری۔ جاپان سے تجارتی معاہدہ کرنے کے لئے آئندہ ماہ پاکستان کا ایک تجارتی مشن ٹوکیو پہنچ رہا ہے۔

لاہور میں یوم مصلح موعود کی تقریب بقیہ صفحہ اول

در اس سے قومیں برکت پائیں گی۔" "وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائیگا۔" "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔" "کان اللہ نزل من السماء" مکرم مولوی صاحب کے بعد صدر جلسہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے ایک مختصر تقریر میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔